ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

مؤلف: حضرت شاہ ولی اللہؒ دہلوی

سائز: ۲۳ × ۳۶ / ۸ صفحات ۶۲۴

کاغذ: جرمنی آفسٹ پیپر

جلد نہایت درجہ اعلیٰ و مزین

قیمت: یک صد روپیہ

ناشر: سہیل اکیڈمی - لاہور

اشاعت میں آنے والی کتابوں کی نوعیت اور مقبولیت کسی معاشرے کے رجحانات کا ایک حد تک پیمانہ ہو سکتی ہے۔ گذشتہ دس پندرہ برس میں تفاسیر اور مجموعہ ہائے احادیث کے علاوہ علمائے سلف کی مشہور و متداول دینی کتب اور ان کے تراجم، تاریخ سیر، کلام، فقہ اور تصوف سے متعلق لٹریچر اور اسلامی نظام حیات کے مختلف شعبوں کے بارے میں تحقیقی کتابیں جس رفتار سے شائع اور مقبول ہوئی ہیں، اس سے ظاہر و عیاں ہے کہ پاکستان کا اجتماعی و ملی ذہن اس سرزمین پر اسلامی زندگی کا فروغ چاہتا ہے۔

سہیل اکیڈمی لاہور کی اس دینی و علمی خدمت کے لیے ہم شکر گذار ہیں کہ اس نے شاہ ولی اللہ دہلوی کی مشہور مگر کمیاب کتاب " ازالۃ الخفاء " کو بہت خوبصورت پیرائے میں چھاپ کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔

شاہ صاحب کی اس کتاب کی معنویت کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت سامنے رکھنا مفید ہوگا کہ تاریخ کے ہر دور میں جب کوئی فتنہ دین کے خلاف اُٹھا ہے، اس کی وجہ سے جو بھی اذیتیں مسلمانوں کو پہنچی ہوں، ایک فائدہ بہر حال ہوا۔ وہ یہ کہ جوابًا علمائے حق نے ایسی دینی و علمی خدمات انجام دیں کہ وہ ملت کے لیے سرمایہ نور و ہدایت بن گئیں۔ مثلاً حضرت امام مالکؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام ابن تیمیہ کے کیے ہوئے کام کو ——— سیاسی دائرے میں یا علمی دائرے میں ——— دیکھیے کہ اسلامی دائرے میں اُبھرنے والے تخریبی عوامل نے دوسری طرف کیا کیا ثمرات پیدا کر دیئے۔ اس لحاظ سے فتنے وہ کھاد ثابت ہوتے ہیں جس کے اثر سے چمنستان حق کی کوئی نہ کوئی کیاری از سرِ نو زور شور سے لہلہا اُٹھتی ہے۔ ہمارے ہاں اس کی ایک مثال حضرت مجدد الف ثانیؒ کا انجام دیا ہوا کارنامہ ہے جو اس سرزمین پر وہ پہلا سوتا جاری کر گئے جس سے آگے چل کر کئی کئی ندیاں اور دریا چاروں طرف پھیل جاتے ہیں۔ ازالۃ الخفاء

کے ذریعے ایسی ہی گراں بہا خدمت حضرت شاہ ولی اللہ نے انجام دی ہے۔ وہ ایک دور تھا جس میں شیعوں میں سے غیر معتدل مزاج کے گروہوں نے اس سیاسی مقصد کے تحت کہ اسلامی نظام پر اہلِ سنت کو جمع نہ ہونے دیا جائے۔ دین گریز عناصر کی سرپرستی میں صحابۂ کرام خصوصاً خلفائے راشدین کی مخالفت میں رفض و بدعت کا ایک طوفان برپا کر دیا۔ یہی مدوجزر اکبر اور جہانگیر کے دور میں بھی دکھائی دیتا ہے اور اس کا انعکاس حضرت مجددؒ کی کتابوں اور مکاتیب میں موجود ہے اور پھر اسی کا سامنا مغلیہ حکومت کے آخری دور میں بھی معاشرے کو کرنا پڑا۔ فتنہ کے اس مدوجزر کا توڑ کرنے کے لیے اعلیٰ درجہ کی علمی کتاب ازالۃ الخفاء شاہ صاحب نے لکھی۔ یہ اپنے مواد اور استدلال اور زورِ بیان کے لحاظ سے سیوطی کی تاریخ الخلفاء اور دوسری بیانی تاریخی کتابوں سے بہت برتر ہے۔ ٹھنڈی فضا میں تحقیق و تدوین کا مزاج اور ہوتا ہے، اور مزاحمت و مخالفت کی فضا میں دوسرا۔ کشمکش کی فضا اہلِ حق کے جوابِ دعویٰ کو بہت پُرزور بنا دیتی ہے۔ حق یہ ہے کہ شاہ صاحب کی کتاب کو پڑھ کر نہ صرف خلفائے راشدین کا اعلیٰ مرتبہ سامنے آتا ہے، بلکہ پوری جماعت صحابہ کی شان بھی نمایاں ہوتی ہے اور خود نبوت کی تجلیات بھی خراجِ نگاہ وصول کرتی ہیں۔ بحث کے دوران میں بہت سے ایسے مسائل کی گرہیں کھلتی ہیں جو متداول اختلافی بحثوں کی وجہ سے پیچیدہ ہو جاتی ہیں۔ بہت سی آیات قرآنی کا مفہوم ایک خاص مبحث کے پس منظر میں واضح تر ہو جاتا ہے، اور کتنی ہی احادیث کے خزائنِ اسرار قاری کے سامنے کھلتے جاتے ہیں۔

میں نے چند برس پہلے یہ کتاب پڑھی تھی تو بہت سے دینی اور تاریخی معاملات کو سمجھنے کے لیے گویا ایک چراغ ہاتھ آگیا۔ لیکن اب جس خوبصورت پیرائے میں کتاب سامنے آئی ہے، اس کی کشش مجھ سے تقاضا کر رہی ہے کہ ایک بار پھر اسے پہلے سے زیادہ غور و خوض سے پڑھ کر بھرپور استفادہ کروں۔

آج اس کتاب کو خریدنا نہ صرف ایک سرمایۂ علم کو حاصل کرنا ہے بلکہ ناشر کی تحسین کا ذریعہ بھی ہے جس نے بہت سا سرمایہ صرف کر کے اس کتاب کو بڑی معیاری خوبصورتی کے ساتھ ہماری روشنیٔ دل و دماغ کا سامان کیا ہے۔